نمبر (۳۲) | مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹[illegible] بروز جمعہ | جلد (۲)

ایڈیٹوریل نوٹس

زندگی کے لئے سات قانون

[illegible]

نُورافشاں

پادری اے لیپی یونگ صاحب ایم اے۔ ایڈیٹر
پادری پی ایم گوکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب۔ پادری پی سی اپل صاحب

بقیہ

مُبارک اُمّید

باب ششم

قوم یہود کی بحالیت

تاہم بیشتر اس کے کہ اس مبارک آبادی کی حالت میں یہہ قوم پورے طور سے پہنچائی جاوے اُن کی بحالیت میں کئی ایک درجے ہیں۔ اُن کا ایک حصہ بے ایمانی کی حالت میں ملک کنعان کو واپس جائیگا۔ اِس بات کی دلیل یہہ ہے کہ ذکریاہ نبی بیان کرتا ہے کہ وے خداوند کے ظہور کے وقت اپنے ملک میں تبدیلی حاصل کرینگے (ذکریاہ ۱۲: ۹ سے ۱۴ تک اور ۱۳: ۱ نیز یسعیاہ ۱۸: ۱۰ و ۱۱ آیات و ۶۶: ۷ و ۸ و ۱۵ آیات دیکھو) اور اپنی بے ایمانی کی حالت میں وے ایک ہیکل تعمیر کریں گے اور اپنی قربانیوں کو بحال کرنے کے درپے ہونگے اور اس طرح سے راہ طیار کریں گے کہ مخالف مسیح اُس پاک جگہ میں بربادی کی وہ مکروہ چیز جس کی خبر ہمارے خداوند نے آگے ہی اپنے شاگردوں کو دی تھی قائم کرے (متی ۲۴: ۱۵ اور مکاشفات ۱۱: ۱ و ۲ اور یسعیاہ ۶۶: ۳ سے ۶ تک دیکھو) تاہم اُس قوم میں ایک بقیہ موجود ہوگا جو اپنے بے اعتقاد بھائیوں کے درمیان برپا ہوگا اور جو خداوند پر توکل کرتا ہوگا اور جو اپنے مسیحا سے ناواقف ہوکر اپنی مصیبت میں خداوند کو پکاریگا اور وہ اُن کردہات سے جن میں باقی تمام قوم گرفتار ہوجائیگی محفوظ رکھا جاویگا۔ یہہ برگزیدوں کا وہ بقیہ ہے جن کے تجربوں کا ذکر زبوروں اور انبیا کی کتابوں میں بہت ہی اعلیٰ طور سے کیا گیا ہے۔

دس فرقوں کی بحالیت اُس وقت وقوع میں آویگی جب خداوند اپنی بادشاہت کو اختیار کر چکیگا۔ چونکہ وے خداوند مسیح کو رد کرنے اور مصلوب دینے میں شریک نہ تھے وے اُن ہیبت ناک اور عجیب قسم کی آزمائشوں میں نہیں پڑیں گے جو اُن کے بھائیوں کا حصہ ہونگی جنہوں نے مسیح مخالف کو قبول کر لیا ہوگا اور اُس کے ساتھ مل گئے ہونگے۔ البتہ ان دس فرقوں کا انصاف اُن کے گناہوں کے مطابق کیا جاویگا۔ پس خداوند اپنی واپسی کے بعد اپنے لوگوں کے اِس گم شدہ حصہ کو ظاہر اور بحال کریگا۔ حزقی ایل نبی اُن کی بحالیت کا طور یوں بیان کرتا ہے "خداوند یہوواہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں زور آور ہاتھ سے اور قوی بازو سے غضب نازل کرکے تم پر سلطنت کرونگا اور زور آور ہاتھ سے اور بڑھائے بازو سے قہر نازل کرکے تمہیں قوموں میں سے باہر نکال لاؤنگا اور اُن ملکوں میں سے جن میں تم پراگندہ ہوئے ہو جمع کرونگا اور میں تمہیں قوموں کے بیابان میں لاؤنگا اور روبرو تم سے مباحثہ کرونگا جس طرح سے میں نے تمہارے باپ دادوں کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان میں مباحثہ کیا تھا خداوند یہوواہ کہتا ہے اسی طرح میں تم سے مباحثہ کرونگا اور میں تمہیں چھڑی کے نیچے سے چلاؤنگا اور تمہیں عہد کے بند میں لاؤنگا اور میں تم سے اُن لوگوں کو جو سرکش اور مجھ سے باغی ہیں جدا کرونگا۔ میں انہیں اُس ملک سے جس میں وے سفر کرکے گئے تھے نکال دونگا پر وے اسرائیل کے ملک میں آنے نہ پاویں گے تاکہ تم جانو کہ میں خداوند ہوں" اور جب تمام باقیماندہ جمع ہوچکے پھر نبی یوں بیان کرتا ہے "اور جب میں تمہیں اسرائیل کے ملک میں اُس زمین میں جس کی بابت میں نے تمہارے باپ دادوں پر ہاتھ اُٹھایا کہ تمہیں دونگا لے آؤنگا تب تم جانوگے کہ میں خداوند ہوں" (حزقی ایل ۲۰: ۳۳ سے ۴۲ تک تیرھواں باب پڑھو)۔ یرمیاہ نبی اور بھی واضح طور سے نہایت شیریں اور پر رونق عبارت میں اُن کے وطن موعود میں واپسی کا یوں اظہار کرتا ہے "کیونکہ ایک دن ہوگا کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان پکارینگے اُٹھو کہ ہم صیہون پر خداوند اپنے خدا کے حضور جاویں کیونکہ خداوند یوں کہتا ہے کہ یعقوب کے لئے خوشی سے گاؤ اور قوموں کے سردار کے لئے للکارو۔ سناؤ کی حمد کے گیت گاؤ اور کہو اے خداوند اپنی قوم کو اسرائیل کے باقی لوگوں کو بچا دیکھو میں اُتر کی زمین سے اُنہیں لاؤنگا اور زمین کی سرحدوں سے اُنہیں جمع کرونگا اور اُن میں اندھے اور لنگڑے اور وہ جو حاملہ اور وہ جو جننے کے درد لگے ہوں سب ہونگے بڑی جماعت یہاں پھر آویگی وے روتے ہوئے آوینگے اور بڑی مہربانی کے ساتھ میں اُنکا رہبر ہونگا میں پانیوں کی نہروں کے کناروں پر ایک برابر راہ سے جس میں وے ٹھوکر نہ کھاوینگے اُنہیں لے چلونگا کیونکہ میں اسرائیل کا باپ ہوں اور افرائیم میرا پہلوٹھا ہے" تب نبی اور بھی زیادہ صاف بیان کرتا ہے کہ اُس کے لوگوں کے حق میں خداوند کا

اداد کیا ہے اور کہ اس کے بعد ان کی خوشی کی میراث کیسی ہوگی۔ "اے قومو خداوند کا کلام سنو اور دور کے جزیروں میں منادی کرو اور کہو کہ وہ جس نے اسرائیل کو تتر بتر کیا تھا وہی اُسے جمع کریگا اور جیسے چرواہا اپنے گلے کی ویسے وہ اس کی نگہبانی کریگا کیونکہ خداوند نے یعقوب کا کفارہ میں لیا ہے اور اُسے اس کے ہاتھ سے جو اس سے زورآور تھا رہائی دی ہے۔ اس لئے وے آوینگے اور صیحون کی چوٹی پر گاوینگے اور خداوند کی نعمتوں یعنے اناج اور مے اور تیل اور گلے اور مواشی کے بچوں کی طرف ایک ساتھ روانہ ہونگے۔ اور اُن کی جان سیراب باغ کی مانند ہوگی اور وے کبھی پھر افسردہ نہ ہونگے۔ اس وقت کنواری جوان اور بوڑھے لوگوں سمیت خوشی سے ناچینگی کیونکہ میں اُن کے غم کو خوشی سے بدلونگا اور اُن کو تسلی دونگا اور ان کی غمگینی کو دفع کر کے انہیں خوشحال کرونگا اور میں کاہنوں کی جان کو چکنائی سے سیر کرونگا اور میرے لوگ میری نعمتوں سے آسودہ ہونگے خداوند کہتا ہے" (یرمیاہ ۳۱: ۱۰ سے ۱۴ تک)۔

اب کلام ربانی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دس فرقے جمع ہو جائیں گے تو وے یہوداہ کے ساتھ شریک ہو کر اپنے مسیحائی جلالی اور راحت والی بادشاہت میں سکونت کریں گے کہ "آگے کو وے دو قومیں نہ ہونگے اور نہ دو بادشاہتوں میں منقسم ہونگے" اور کہ "میرا خادم داؤد" (یعنے خداوند مسیح جو حقیقی داؤد ہے) ہمیشہ کے واسطے اُن کا بادشاہ ہوگا (حزقی ایل ۳۷: ۱۵ سے ۲۸ تک دیکھو)

لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ خدا اپنے اس عہد کو جو اُس نے ابراہام کے ساتھ کیا تھا بھولا نہیں (پیدائش ۱۵: ۱۸ سے ۲۱ تک) کیونکہ اگرچہ اسرائیل اپنی ذمہ داری میں ناقص اور خطاکار نکلا اور خدا کے نزدیک اپنے تمام حقوق کو کھو بیٹھا مگر چونکہ خدا اپنے قول کا وفادار اور سچا ہے اور اپنے فضل میں عجیب طور سے غنی ہے جو کچھ اُس نے فرمایا تھا سب پورا کریگا وہ وقت قریب ہے جب قوم یہود اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن موعود میں بحال ہو کر "آئندہ کو یعقوب جڑ پکڑیگا اور اسرائیل پھولیگا اور پھلیگا اور وے زمین کی سطح کو میووں سے مالامال کریں گے" (یسعیاہ ۲۷: ۶) کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ "اگر دن رات کے ساتھ میرا عہد نہ ہو اور اگر میں نے آسمان اور زمین کا انتظام مقرر نہیں کیا ہو تو میں یعقوب کی نسل کو اور اپنے بندے داؤد کو رد کر دونگا یہاں تک کہ میں ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کی نسل پر حکومت کرنے کے لئے اُس کے فرزندوں میں سے کسی کو نہ لوں کیونکہ میں ان کے اسیروں کو واپس لے آؤنگا اور ان پر رحمت کرونگا"

(یرمیاہ ۳۳: ۲۵ و ۲۶ آیات)

مراسلات

آنحضرت نے کونسا گناہ کیا

اکثر یہی سوال ہمارے برادران اسلامی ہم سے کرتے ہیں یہ باور کر کے کہ ان کے قرآن نے کل معترضوں کا منہ بند کر رکھا ہے اور بزعم خود کوئی گناہ آنحضرت کا ایسا نہیں رکھا جس کی اصلاح اپنی جانب سے نہ کر دی ہو پس ہم تو حیران ہیں کہ ایسے حاکم ذی اختیار کے مقابل جو کسی قانون و آئین کا پابند نہ ہو اور جب چاہے اپنے واسطے ایک نیا قاعدہ ٹھہرا لے ہم کیا زبان ہلا سکیں۔ اور غالباً یہی سبب ہے کہ ہمارے واقفین اسلامیوں کے مقابل بڑی دلیری سے بول نہیں سکتے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ آنحضرت بخواہ مخواہ اپنے دعوی کی سرسبزی کے واسطے کوئی ناکردہ فعل تھوپ دیں جیسے بے انصافی ہوگی پس نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس سوال کا کہ آنحضرت نے کونسا گناہ کیا جواب تلاش کریں خدا ہماری مدد کرے۔

قرآن سورہ فتح آیت شروع۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہوا۔

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مصنف قرآن محمد صاحب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے۔ ہمارا اس میں کسی خاص گناہ کے دکھلانیکا دعوی نہیں ہے مگر عموماً یہ ظاہر کرنا ہے کہ آنحضرت کی کل زندگی گناہ آلودہ تھی یا تو دعوی نبوت سے پہلے گناہ اور دعوی نبوت سے پچھلے گناہ سمجھو یا بخشے جانے کے وقت سے پہلے گناہ اور بخشے جانے سے پچھلے گناہ۔ ہاں ہو دونوں صورتوں میں آنحضرت کی ساری زندگی میں گناہ نظر آتا ہے۔

اب اس میں اصلاح ہے تو یہ کہ وہ بخشے گئے لہذا جو گناہ کہ بخشے گئے اُن کا پھر نام نہ لینا چاہئے بہتر ہے اور ہم مسیحیوں کی بڑی بے انصافی ہے کہ اس آیت کے ملاحظہ کے بعد پھر بھی آنحضرت کو گنہگار کہے جاتے ہیں ہمارے خیال میں اس شبہ کے دو سبب ہیں۔

اول۔ خود محمدیوں کے نہایت نامی اور صوفی پکے مسلمان نے یوں فرمایا ہے کہ ؎

بہ عذر و توبہ تواں رستن از عذاب خدا
ولیک مے نتواں از زبان مردم رست

پس اچھے مسلمان بھائی کے قول ہی کے مطابق ہمارے محمدی بھائی مسیحیوں کو محمد صاحب کے گنہگار کہنے کے

مقدسہ میں معذور رکھیں۔

دوم۔ بحث اس بات کی نہیں ہے کہ آیا محمد صاحب کے گناہ بخشے گئے یا نہیں واللہ اعلم بالصواب مگر اصلی بات یہہ ہے کہ آیا محمد صاحب گنہگار تھے یا نہیں۔ ہمارا ہم نے اس آیت میں یہہ دیکھ لیا کہ وہ گنہگار تھے کیونکہ اگر نہ تھے تو گناہوں کی بخشش خاص آنحضرت کے حق میں خدا کی نسبت ایک فعل عبث ہوگا اور یہہ جناب باری کی بابت گمان کرنا سراسر کفر ہے۔

اور بعض محمدی اسی آیت کی جو یہہ تاویل کرتے ہیں کہ یہاں آنحضرت کے گناہوں سے مراد نہیں ہے بلکہ اُمت کے گناہوں سے مراد ہے اور اس رکیک تاویل کا سبب اُن کے خیال میں یہہ ہے کہ آں حضرت کا اپنی اُمت کے ساتھ ایسا علاقہ ہے کہ اُن دونوں میں گویا کوئی مغایرت نہیں رہی۔ پس محمدیوں کے عقیدہ میں اس آیت کے معنے یوں ہونا چاہئیں کہ اُمت کے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے لیکن بجائیکہ آیت میں اس بناوٹ اور ایسی اصلاح کا اشارہ تک نہیں ہے جہاں آنحضرت کے گناہوں کی بخشش کا بیان ہے چنانچہ خود شاہ عبدالقادر صاحب اسی آیت کے حاشیہ نمبر ۲ میں اس بخشش کو محمد صاحب ہی پر لگاتے ہیں تو یہہ بات ہے اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش۔ اللہ نے کسی بندے کو نہیں فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہیں بخشے اس میں نڈر کر دینا ہے الخ۔ یعنے شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ نے اور بندوں کو یہہ بات کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اس لئے نہیں فرمائی کہ مبادا وہ بے خوف ہو جائیں۔ مگر محمد صاحب کو خطرہ نہ تھا کہ اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کی اطلاع پر اللہ سے نڈر ہو جائیں۔ پس ہمارا دعوی ڈگری ہوا کہ آنحضرت بھی مثل اوروں کے گنہگار تھے اور محمد صاحب کی عصمت کا مسئلہ واقعی امر نہیں ہے بلکہ محض مسلمانوں کے عقیدہ کی بات ہے ہمہ بر حسن ظن است اعتقاد حسن بس است۔ پس ہم کو یہہ دریافت کرنا ضرور نہیں کہ محمدیوں کا عصمت محمد میں عقیدہ کیا ہے بلکہ اس امر کی جستجو کرنا ہے کہ آیا یہہ عصمت اُن کی ذات میں ایک حقیقت ہے یا نہیں چنانچہ اسی ایک آیت قرآنی سے صاف معلوم ہو گیا کہ فی الحقیقت وہ گنہگار شخص تھے اس لحاظ سے اُن میں اور دنیا کے اور لوگوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

ایک بات اور بیان کے قابل ہے کہ محمدیوں کا یہہ قول کہ محمد صاحب اور اُن کی اُمت میں ایسا رشتہ ہے کہ گویا دونوں میں کوئی مغایرت نہیں آیا حقیقی بات ہے یا محض عقیدہ یا کسی الزام کو محمد صاحب پر سے ہٹانے کو بھائی محمدیوں کی رفوگری اور چارہ سازی ہے۔ ہم یقیناً کہتے ہیں کہ قرآن میں کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں سے اس یکتائی کے عقیدہ کی بو آتی ہو بلکہ اس کے خلاف ہم اکثر مقامات دکھا سکتے ہیں جہاں محمد صاحب اور اُن کی اُمت کا علیحدہ ہونا بخوبی ظاہر ہے چنانچہ اُن کے ذیل کا مقام قابل ملاحظہ ہے جہاں سے ہم ایک خاص گناہ آنحضرت کے حق میں ثابت کریں گے اگر اللہ چاہے۔

آنحضرت نے ایک خاص گناہ کیا

دیکھو سورہ احزاب رکوع نمبر ۶ یاایہا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک وبنت عمک وبنت عمتک وبنت خالک وبنت خلتک التی ہاجرن معک وامرأۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المومنین

ترجمہ اے نبی تحقیق ہم نے حلال کیں واسطے تیرے بیبیاں تیری اور جو مال ہو تو نے مہر دیا اور جو کچھ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اُس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ اُوپر تیرے۔ یعنے غنیمت تیرے مال کفار سے اور بیٹیاں چچاوں تیرے کی اور بیٹیاں پھپھیوں تیری کی اور بیٹیاں ماموں تیرے کی اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی جنہوں نے وطن چھوڑا ہے ساتھ تیرے اور حلال کی عورت ایمان والی اگر بخش دیوے تجھے بغیر مہر جان اپنی واسطے نبی کے اگر ارادہ کرے نبی یہہ کہ نکاح کرے اُس کو خالص واسطے اپنے سوائے مسلمانوں کے الخ۔

یہاں سے یہہ ثابت ہوا کہ آنحضرت اور اُن کے اُمتیوں میں فرق ہے دونوں ایک ہی نہیں ہیں پس نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت کی ناشائستگی ناحق کسی مسلمان کے سر تھوپی جائے واجب اور مناسب یہہ ہے کہ کردنی خویش آمدنی پیش اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اب وہ خاص گناہ یہہ ہے کہ آنحضرت نے اپنے نفس کی خواہش کو پورا کر لینے کو ایک نیا مسئلہ ہبہ نفس کا نکالا جس کو کسی کے کان نے نہ تو سنا تھا اور نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا تھا جیسا ہم نے شروع مضمون میں عرض کیا کہ ایسے حاکم ذی اختیار کے مقابل جو کسی قانون و آئین کا پابند نہ ہو اور جب چاہے اپنے واسطے ایک نیا قاعدہ ٹھہرا لے ہم کیا زبان ہلائیں۔ لوگ تو گورنمنٹ کے قانون پر الزام لگاتے ہیں کہ ہر شخص اپنی اپنی رائے سے اپنا مطلب نکال سکتا ہے مگر یہاں قرآن میں تو اندھیر ہی نظر آتا ہے بار خدایا یہہ مسئلہ ہبہ نفس تو نے نہ تو موسیٰ کی معرفت بتایا اور نہ عیسیٰ کی زبانی سنایا پھر ہم کیسے یقین کریں کہ شارع اسلام اس فعل کے کرنے میں بے گناہ ہے ضرور گناہ کیا اور ضرور گناہ کیا اور بالکل خودغرضی کا گناہ کیا کیونکہ اگر یہہ ہبہ نفس کل مسلمانوں کے واسطے عام ہوتا تو ہم کہتے کہ شرع میں شرم کیا مگر جب تو اس میں یہہ قباحت ہے کہ صرف آنحضرت ہی اس نعمت عظمیٰ سے فائز المرام ہوئے اور اُمتیوں پر حرام کر دیا اور

اگر آنحضرت ہبہ نفس کے حق میں کوئی خاص حق رکھتے ہیں تو اُسے کھولکر دکھانا چاہئے۔ کیونکہ الازواجی میں بھی لوگ آنحضرت کو کبھی داؤد کا اور کبھی سلیمان کا ہمردیف ٹھہراتے ہیں مگر ہبہ نفس میں آنحضرت کا کوئی بھی مثیل نہیں ملتا پس ہم نے جہاں تک غور کیا وہاں تک نہ اسلام ہی میں اس نکاح کی نظیر ملتی ہے اور نہ انبیائے بنی اسرائیل میں اور اس فعل کی تسہلان بھی کوئی اصلاح پیش نہیں کرتا پس اس سوال کا کہ آنحضرت نے کونسا گناہ کیا ؟ جواب یہہ ہے کہ ایک عورت کے ساتھ حرام کیا مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ لفظی جھگڑا نہ کریں بجنسہ کہو یا حرام دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے۔

اب ایک اور مقام ملاحظہ فرمائیے ۔ سورہ احزاب رکوع نمبر ۶ ترجی من تشاء منهن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک [illegible] تو جس کو چاہے اُن میں سے اور جگہہ دیوے طرف اپنی جس کو چاہے اور جس کو بلوا بھیجے تو اُن میں سے کہ ایک کنارہ کر دیا تھا اُس کو پس نہیں گناہ اوپر تیرے الخ۔

اُس کے فائدہ میں شاہ عبدالقادر صاحب قرآن کے حاشیہ پر یوں تحریر فرماتے ہیں کہ کسی مرد کی جو کئی عورتیں ہوں اُس پر واجب ہے باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہہ واجب نہ رکھا اس مقام میں جس فقرہ پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے ایک نہایت موٹی عقل والا آدمی بھی کہہ سکتا ہے کہ ایسے حاکم ذی اختیار کے مقابل ہو کسی قانون و آئین کا پابند نہ ہو اور جب چاہے اپنے واسطے ایک نیا قاعدہ ٹھہرا لے ہم کیا زبان پر لائیں جب قرآن نے ایک عام قاعدہ یہہ ٹھہرایا کہ درصورت ہونے متعدد بیبیوں کے شوہر پر واجب ہے کہ ہر ایک عورت کے پاس باری سے برابر جائے تب کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا کہ پیشوائے دین خود اُس وجوب کے بوجھ سے سبکدوش ہو کر چاہے جس عورت کو بلائے اور چاہے جس کو نکال باہر کرے ہاں شاہ صاحب سبب بتلاتے ہیں کہ پیغمبر صاحب پر باری کی پابندی اس خیال سے نہیں واجب رہی کہ مبادا اُن کی بیویاں اپنا حق سمجھیں مگر کیوں نہ اپنا حق سمجھیں جب شریعت اسلام انہیں حقدار ٹھہرائی ہے لیکن جناب ہمیں حضرت نے ضرور حصہ تشنیع کو اُن کی بنیادوں سے سرکایا اور ناحق مائدہ اُٹھا کر گنہگار بنے پس اس سوال کا جواب کہ آنحضرت نے کونسا گناہ کیا ہم کہتے ہیں کہ باری بندی کے حکم کو توڑ کر شریعت اسلام کا گناہ کیا۔

اب ایک مقام ملاحظہ فرمائیے ۔ سورہ احزاب نمبر ۷ - اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت نکاح کرو تم ایمان والیوں کو پھر طلاق دو تم اُن کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ اُن کو پس نہیں واسطے تمہارے اوپر اُن کے گنتی دنوں کی اصل آیت یہہ ہے یا ایها الذین آمنوا اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدۃ اس آیت کی شان نزول میں شاہ عبدالقادر صاحب حاشیہ پر یوں بتاتے ہیں کہ یہہ مسئلہ یہاں فرمایا حضرت کے ازواج کے ذکر میں شاید اس واسطے کہ حضرت نے ایک عورت نکاح کی تھی جب اُس کے نزدیک گئے کہنے لگی اللہ تجھے پناہ دے حضرت نے اُس کو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اس پر یہہ حکم فرمایا ہو اور خطاب فرمایا ایمان والوں کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہیں سب مسلمانوں پر یہی حکم ہے الخ۔

مگر کا بھید ہی نکل آیا ہے ۔ اگر شاہ صاحب اس کا راز نہ لکھاتے تو ہم کو کیا خبر ہوتی کہ بعض حالتوں میں بیان تو مسلمانوں کا ہوتا ہے مگر چھپا مطلب آنحضرت کا ہو جیسے کہ اس مقام پر اور حکمت عملی اس طرز بیان میں یہہ ہے کہ لوگ پیغمبر کا خاص حکم نہ سمجھیں اگرچہ بات وہی ہو جیسے تمیز جیسی ساقط کردہ اصل حضرت اُس عورت سے اِس درجہ تک خفا ہوئے کہ میعاد معینہ عدت تک بھی اُس کا گھر میں رکھنا گوارا نہ کیا ۔ شاہ صاحب چونکہ آنحضرت کے کلمہ پڑھنے والوں میں سے تھے انہوں نے اُس عورت کا حقیقی حال لوگوں کو نہیں سنایا اس واردات میں گناہ یہہ ہے کہ اول شاید ایسی عورتوں کو طلاق دینے میں بھی کوئی عدت کی مدت ہوگی مگر جب آنحضرت نے فوراً اُس عورت کو نکالا اور عدت کی پرواہ نہ کی تو اس خطا کی پردہ پوشی کے واسطے عام مسلمانوں کو بھی اجازت ہو گئی کہ ایسی حالت میں عدت کی پابندی نہ کریں اور یوں آنحضرت اپنی ذات بابرکات کو لوث گناہ سے بری کریں تاکہ مرگ انبوہ جشنے دارد والا معاملہ ہو جائے اور حمام میں سب ننگے دکھائی دیں مگر خطا کاروں کی کثرت سے گناہ ثواب نہیں بن سکتے مشہور مقولہ ہے شریعت اگر ایک ہی آدمی کرے تو بھی گناہ ہے اور اگر کل جہان کے آدمی کریں تو بھی گناہ ہے پس اس گناہ میں نہ صرف آنحضرت خود گرفتار ہوئے بلکہ اپنے اُمتیوں کو بھی شامل کر لیا۔

الراقم

ک ۔ ن ۔ م ۔ از فرخ آباد

اُمہات مومنین
کا
انگریزی ترجمہ اور اُردو کا سیکنڈ ایڈیشن

تمام اُن مسیحی ریویو نگاروں کا جنہوں نے میری کتاب پر وقتاً فوقتاً ریویو کئے نہایت ممنون و مشکور ہوں ۔ پادری [illegible] صاحب کلاس کے انگریزی ترجمہ کی بابت تحریک کرنا نہایت معقول صلاح ہے کئی اور صاحب نے بھی

اصرار کیا اس لئے ہم نے صمم ارادہ کر لیا ہے کہ اسکا انگریزی ترجمہ کرکے انگلش پبلک کی نذر کریں۔

اُمہات مومنین کا سیکنڈ ایڈیشن اُردو میں۔

یہہ امر بھی زیر تجویز ہے میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ اول ایڈیشن میں جو کچھ شکایت خریداروں کو اُس کی چھپائی اُس کے کاغذ اور کتابت کی غلطیوں کی بابت ہے وہ واجبی ہے مطبع والوں سے میرا معاہدہ نیاز نامہ کی چھپائی نیاز نامہ کا کاغذ تھا مگر ہندوستان سے میری غیر حاضری نے اسکو دوسروں لوگوں کے ہاتھوں میں دیکر کتاب کا ستیاناس کر دیا مگر طبع ثانی میں ہم یہہ سب نقص رفع کر دینگے اور اپنی خاص نگرانی اور اہتمام میں اسکو چھپوینگے اُس کی قرآنی بھی کریں گے بعض مقام کو اخذ کریں گے چھوٹے موٹے اخبارات کا جنھوں نے اُس پر کچھ زہر اگلا تھا اُن کے جواب کی رعایت بھی رکھیں گے ضمیمہ اول جو سرسید کے جواب میں نورافشاں کے ساتھ ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے شامل کر دیں گے مگر طبع ثانی اس شرط پر ہو سکتی ہے کہ پادری صاحبان اس کام میں مدد دیں یعنے کم سے کم ۵۰۰ درخواستیں آجاویں تو ہم ایک ہزار جلد کا ایڈیشن نکالینگے اگر ہر ایک سٹیشن کے متلاشی ہو کر کم سے کم ہر سٹیشن سے دس دس درخواستیں بھیجدیں تو بہت جلد ۵۰۰ درخواستیں بہم پہنچ سکتی ہیں قیمت پیشگی درخواست کرنے والوں سے باوجود ضمیمہ شامل کرنے اور کاغذ اور چھپائی عمدہ ہونے کے ہرگز ۸ سے زیادہ بمعہ محصول ڈاک نہ ہوگی پہلے اڈیٹر صاحب یہہ اب آپ اور آپ کے ناظرین کے ہاتھ ہے کہ اس کا سیکنڈ ایڈیشن نکلوا دیں۔ انگریزی ترجمہ کا بار ہم نے خود اپنے ذمہ لے لیا ہے اول ترتیب کی تھوڑی سی جلدیں باقی رہ گئی ہیں جس کسی کو لینا منظور ہو فوراً پادری حمیدالدین صاحب سالک یو۔پی مشن راولپنڈی سے ۸ کے ٹکٹ بھیجکر درخواست کریں کیونکہ اُن کو ملجاویگی اگر کوئی صاحب سیکنڈ ایڈیشن کے لئے درخواست کریں تو قیمت نہ روانہ کریں صرف بتلاویں کہ کس قدر جلدیں وہ خرید فرماویں گے اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں جب ۵۰۰ درخواستیں پوری ہونگی تب ہم بذریعہ نورافشاں اطلاع دیں گے کہ اب قیمت ارسال کیجیے فقط۔ احمد شاہ شایق معرفت طامس کُک اینڈ کمپنی بمبئی

اُمہات مومنین
کے متعلق
مسیحی ناظرین نورافشاں کی خدمت میں ایک
ضروری التماس

آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ میں نے ۹ جولائی ۱۸۹۹ء کے نورافشاں میں اعلان عام دیا تھا کہ میں دو ماہ تک ہندوستان میں ہوں جس کسی محمدی کو مجھ پر کوئی دعوےٰ کرنا ہو یا کچھ دریافت کرنا ہو اب دریافت کرے مگر کسی محمدی کی طرف سے کوئی تحریر نہیں پہنچی لہذا مسیحی بھائیوں سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے شہر کے مولویوں اور دیگر محمدیوں کو اس اعلان کی خبر کر دیں اور کہدیں کہ میں بمبئی سے اپنی روانگی کا دن بھی مقرر کر چکا ہوں یعنے ۱۶ ستمبر پی اینڈ او کمپنی کے جہاز (Himalaya) پر سوار ہو کر انگلستان جاؤنگا پس اگر اس عرصہ میں کوئی دعویٰ مجھ پر کرنا ہو کوئی سوال پوچھنا ہو تو اب موقع ہے ورنہ ہمیشہ کے لئے خاموش رہو اگر کسی مسیحی بھائی کے پاس کوئی ایسا اخبار ہو جس میں محمدیوں نے اُمہات مومنین کے خلاف یا میرے خلاف کچھ لکھا ہو تو مجھے عنایت کریں میں نہایت مشکور ہونگا محمدی اخبارات مجھے وصول نہیں ہوئے دو ایک ژٹل ہانکنے والے اخبار تو ضرور ملے گر سنتا ہوں کہ محمدیوں نے اپنے اخباروں میں بہت کچھ زہر اگلا ہے میں نے اپنے اعلان میں یہہ بھی لکھا تھا کہ جن اہل اسلام کو سرسید کے جوابی مضمون کا جواب دیکھنا منظور ہو وہ فوراً ۲ کے ٹکٹ روانہ کریں یہہ رسالہ اُن کی خدمت میں پہنچے گا کسی محمدی کی طرف سے تو درخواست نہیں آئی صرف دو مسیحی بھائیوں کی طرف سے درخواستیں آئیں جن کے نام یہہ ہیں مسٹر کے۔ ایس۔ سلوانس گورنمنٹ جنرل پریس شملہ اور مسٹر جیمس نیلیمن ایجنٹ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن بھوانی ضلع حصار لہذا ان صاحبان کو واضح رہے کہ جب یہہ رسالہ نورافشاں میں چھپکر ختم ہو جاوے گا اُس وقت اُن کی خدمت میں ارسال کیا جائیگا اگر رسالہ اُمہات مومنین علاوہ ضمیمہ کے لینا منظور ہو تو پادری حمیدالدین صاحب سالک۔ یو۔ پی۔ مشن راولپنڈی سے درخواست کریں جس کی قیمت بمعہ محصول ۸ ہے۔

میرا پتہ بدستور معرفت طامس کُک اینڈ کمپنی بمبئی ہے۔

ایک مسیحی ماں ایک مرتبہ اپنی چھوٹی پانچ برس کی لڑکی کو مسیح کی تصویر دکھا رہی تھی جو اپنی گود میں ایک بچے کو لئے تھا اور ایک ماں اپنے بچوں کو اُس کی طرف دھکیل رہی تھی۔

اُس کی ماں نے کہا "دیکھو کیری ایسے ہی میں بھی کرتی اگر میں وہاں ہوتی"۔

"میں کبھی مسیح کے پاس دھکیلی نہ جاتی۔ چھوٹی کیری نے کہا" میں بغیر دھکیلے اُس کے پاس چلی جاتی"۔

آیت سے پہلے نازل ہوئی ہو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طلاق دینے کا امتناع ہوا ہو۔ واضح ہو کہ اس آیت تخییر کا زمانہ ۹ہجری ہو اُس کے برس ڈیڑھ برس بعد حضرت نے وفات پائی جس میں لکھا ہو ارباب سیر برانند کہ در سال تاسع از ہجرت سید عالم صلعم از ازواج مطہرات ہجرت نمود ...... بعد از بست و نہ روز ...... حضرت جبرئیل آیت تخییر فرود آورد۔ اب آپ ثابت کریں کہ امتناع طلاق کی آیت ۹ ہجری کے بعد آئی اور نیز یہہ بھی کہ آیت تخییر کے اور آیت امتناع کے درمیان آیت تحدید ازواج کا زمانہ ہو۔ مگر آپ یہہ کچھ نہیں بتا سکیں گے کیونکہ آپ نے فرمایا ہو کہ "نبوت کے بہت زمانہ بعد تحدید ازواج کا حکم نازل ہوا" اور یہہ بھی آپ تسلیم کرتے ہیں کہ "زمانہ نزول آیت کا تحقیق ہونا نہایت مشکل امر ہو قرینہ اور قیاس سے اس کا زمانہ قرار دیا جاتا ہو" مگر افسوس آپ ایسی مشکلوں میں بھی کس وثوق کے ساتھ اس امر پر اڑتے ہیں کہ تحدید ازواج کی آیت سب حکموں کے بعد نازل ہوئی۔ دعوی نبوت کا کل زمانہ ۲۳ سال تھے۔ ۱۳ برس قبل ہجرت اور ۱۰ بعد ہجرت ۵ ہجری تک حضرت نکاح کرتے رہے کیونکر قرین قیاس ہو کہ نبوت کے ۱۹ سال گذر جائیں اور مسلمانوں کو شریعت تحدید ازواج کی نہ معلوم ہو جاوے اور بالکل اخیر زمانہ میں جب آپ لب گور پہنچیں اُس وقت آپ کو حکم ہو کہ طلاق مت دو اور مسلمانوں کو حکم ہو کہ چار سے زائد مت کرو۔

اب ہم اس امر کی تحقیق میں سید صاحب کے ساتھ مصروف ہونگے کہ آیا سید امیر علی صاحب کا یہہ قول کہ جس کی تردید ہم امہات مومنین میں پوری طرح کر چکے تھے درست ہو کہ "تمام نکاح حضرت کے قبل نزول آیت حد کثرت ازدواجی عمل میں آچکی تھی"۔ ص ۱۲۹ ہم نے ص ۱۲۲ میں بہت اچھی طرح ثابت کیا کہ آیت تحدید ازواج زیادہ سے زیادہ ایک مدت قبل نکاح زینب جو ۵ ہجری میں ہوا مسلمانوں میں شائع ہو چکی تھی اور حضرت نے اُس آیت کے دوران میں زینب سے نکاح کیا اور کئی برس تک مابعد اور نکاح کرتے رہے اور لونڈیں جمع کرتے گئے۔

جس آیت سے ہم نے استدلال کیا آپ فرماتے ہیں جو سورہ احزاب کی آیت قد علمنا ما فرضنا علیہم فی ازواجہم کے لفظ ما سے مہر مراد ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ آیات سورہ احزاب

حکم سے وہ باہر نہیں اور صیغہ جمع کا اس معنے پر دلالت کرتا ہو کہ کل اس کے حکم میں داخل ہیں جن میں آنحضرت بھی ایک فرد ہیں اور یہہ تو نہایت ہی نابل خیال ہو کہ جس شخص کو خاص کر کے مخاطب کیا وہی تو اس خطاب سے باہر ہو جاوے مگر غیر داخل ہوں۔

اور جن آیتوں میں خطاب کے ساتھ فعل واحد آیا ہو وہاں حکم خاص کر مخاطب کو دیا گیا ہو جس حکم سے دیگر اشخاص باہر ہیں دوسروں کے لئے جدا حکم ہو اس لئے وہ آپ کے مفید نہیں۔ یہاں ایک ہی حکم ہو جس میں آنحضرت اور مسلمان دونوں داخل ہیں اس لئے تعمد و قرینہ سیاق کے بدل جانے کا موجود ہو۔ پس معلوم ہوا کہ جس طرح مسلمان طلاق دے سکتے تھے اُسی طرح محمد صاحب بھی طلاق دے سکتے تھے چنانچہ یہہ تاریخی واقعہ ہو کہ آنحضرت نے حفصہ کو طلاق دیا تھا اور اکثر مفسرین نے اُسی کو اس آیت کا شان نزول بھی بتایا ہو مگر آپ تاریخ کی پرواہ نہ کر کے صرف صیغہ جمع طلقتم میں ایسے محو ہو گئے کہ فرماتے ہیں "اگر حفصہ کے طلاق کے سبب یہہ آیت خاص رسول اللہ صلعم کی نسبت نازل ہوتی تو طلقتم صیغہ جمع کا نہیں آسکتا تھا" بجا ہو مگر ہم تو یہہ نہیں کہتے کہ "یہہ آیت خاص اُن کی نسبت نازل ہوئی" بلکہ اُن کی اور تمام مسلمانوں کی نسبت اس لئے تو صیغہ جمع نہ صرف آسکتا بلکہ بہت خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آسکتا تھا۔

حفصہ کے حالات میں آپ حفصہ کے طلاق ہی سے بھی منکر ہیں اور حدیث کے خلاف اپنا قیاس و قرینہ جو کسی طرح صائب نہیں اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ "اس حدیث کا راوی سلمہ بن کہیل ایک شیعہ مذہب کا راوی ہو جس کی روایت حضرت عمر کی بیٹی کی نسبت اعتماد کے لائق نہیں" سید صاحب سے محدثین بہتر ہیں ہم کو صرف یہہ کہدینا کافی ہو کہ یہہ حدیث صحاح ستہ میں موجود دیکھئے ابن ماجہ میں درج ہو۔

بہر حال یہہ تو معلوم ہو گیا کہ ہمارے سید ہر روایت کو جو اُن کے مقصود کے خلاف ہو غیر معتبر یا موضوع کہدینے کی جرأت رکھتے ہیں اور صرف انہیں حدیثوں کو قابل اعتبار کہنا چاہتے ہیں جن سے اُن کا مطلب بر آتا ہو۔ بہتر تھا کہ وہ پہلے احادیث کا ایک نیا معیار بیان کرتے

بھائی مہدی حسن صاحب و بھائی دلیسراج صاحب نے کچھ بعد دیگرے دعا کی۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب بیار ہے ایک مختصر وعظ کے بعد برکت کا کلمہ پڑھا اور سب سے ہاتھ ملا کر آرام کرنے چلے و خاکسار۔ ناصر خیر اللہ۔

اور تب اُن سے بحث کرتے۔ ہم تو احادیث کو نامعتبر جانتے ہیں اور شبلی نعمانی بھی ایسا ہی باور کرانا چاہتے ہیں۔ مگر ہاں جو احادیث کہ زندیقوں سے منسوب نہیں ہو سکتیں اور اُن کے راوی مسلمان ہیں اور وہ حضرت کے اغراض کے خلاف بھی ہیں اُن کا اعتبار عقلی قرینہ سے بطور شہادت مخالف کے ہو سکتا ہو۔

دوسری آیت سورہ تحریم کی عسیٰ ربہ ان طلقکن الخ یعنی اگر نبی طلاق دے تم سب کو اُس کا رب بدلے میں دے عورتیں تم سے بہتر۔ یہاں روشن ہو کہ حضرت کو طلاق کا اختیار تھا۔ سید صاحب کہتے ہیں "یہ محض غلط ہو...... اس سے مقصود خوف دلانا اور قدرت کا ظاہر کرنا ہو" اور امام رازی کے قول سے اخذ کرتے ہیں کہ خدا نے فرمایا کہ اگر وہ تم کو طلاق دیدے اور یہ تو پہلے سے معلوم تھا کہ پیغمبر اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دینے کے۔ "تعجب ایسی سیدھی بات سمجھنے میں آپ کو دقت ہوئی خوف ایسی بات سے دلایا جاتا ہو کہ جس کا عمل میں آنا ممکن ہو جب خدا کا حکم ہو چکا تھا کہ حضرت جورووں کو طلاق دے نہیں سکتے تو اب طلاق کی دھمکی سے فائدہ کیا ہو سکتا تھا۔ اگر کوئی پولیس والا کسی وکیل کو دھمکا وے کہ تم جو میری ازالہ حیثیت عرفی کرو گے تو تم کو عدالت سے حبس دوام بعبور دریائے شور کرا دونگا تو کیسی ہنسی ہوگی پس معلوم ہوا کہ حضرت کو طلاق دینے کا اختیار تھا۔ یہہ امر اُن کی جورووں کو معلوم تھا اس لئے ڈرایا کہ اگر تم دق کروگی تو میں طلاق دیکر اور جوروئیں بھرتی کر لونگا۔

ہم نے اپنی کتاب میں سودہ کی طلاق کا ذکر کیا تھا۔ حفصہ کے طلاق کا ذکر نہیں کیا مگر چونکہ سید صاحب حضرت کے لئے طلاق کے اختیار ہی کے منکر ہیں اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ "یہہ بات کہ آنحضرت صلعم نے کسی زوجہ کو طلاق دی تھی کسی طرح ثابت نہیں" یہہ امر دراصل ہماری بحث سے متعلق نہیں ہم کو اس قدر ثابت کرنا تھا کہ حضرت کو طلاق کا اختیار تھا چنانچہ وہی دلیل جس کو آپ اپنے انکار کے لئے پیش کرتے ہیں ہمارے دعویٰ کے اثبات کی دلیل ہو۔

آپ سورہ تحریم کی اس آیت کی بابت فرماتے ہیں "جب یہہ آیت نازل ہوئی اور اُس کا

چرچہ لوگوں میں پھیلا تو لوگوں نے یہہ غلط خیال کیا کہ آنحضرت نے اپنی کل ازواج کو طلاق دیدی ہو۔ حضرت عمر نے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو بھی طلاق نہیں دی حضرت عمر نے آپ سے اجازت لیکر مسجد کے دروازہ پر بلند آواز سے کہا کہ یہہ خبر غلط ہو اور آنحضرت نے کسی بیوی کو طلاق نہیں دی" کتنی صاف بات ہو کہ جس کو سید صاحب نہیں سمجھے آپ نے خوف اور دھمکی والی تاویل خوب یاد نہ رکھی۔ اگر قرآن کا یہہ حکم تھا کہ حضرت کسی عورت کو طلاق نہیں دے سکتے اُن کو اختیار طلاق باقی ہی نہیں رہا تو پھر اس آیت سے لوگوں کو شک کیونکر گذرا کہ حضرت اپنی دھمکی کو عمل میں لاچکے۔ اور پھر یہہ غلطی عوام پر ہوتی تو صرف کہا جاتا کہ قرآن سے پورے واقف نہ تھے تو اُس کا بھی تعجب ہوتا مگر یہہ غلطی ازواج کو ہوئی جن کو اگر یہہ واقعہ ہوتا تو سب سے پہلے معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ ہم کو حضرت طلاق نہیں دے سکتے یہہ غلطی۔ اگر اُس کو غلطی کہیں۔ صحابہ کبار کو ہوئی حضرت عمر بھی تحقیق کرنے آئے کیا دراصل آپ نے ازواج کو طلاق دیدی۔ اُن کو بھی خبر نہ تھی کہ حضرت کو اختیار طلاق حاصل نہیں۔ حضرت نے یہہ نہیں فرمایا کہ آپ کس خیال میں ہیں مجھ کو طلاق کا اختیار ہی نہیں بلکہ صرف اطمینان کر دیا کہ "میں نے کسی کو بھی طلاق نہیں دی" تب حضرت عمر نے باجازت عوام کو مطلع کیا کہ طلاق نہیں دی۔ کون کہیگا کہ حضرت کو اختیار طلاق نہ تھا اور سب نے یہہ غلطی کی۔ کسی کو بھی آیت امتناع طلاق یاد نہ تھی نہ حضرت عمر کو۔ نہ ازواج کو۔ نہ عوام کو۔ غرض ثابت ہو کہ انکو اختیار طلاق تھا۔ اس مقام پر اس کو عمل میں نہیں لائے اور بس۔

یہہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہو کہ حضرت کو سنہ ہجری تک پورا پورا اختیار طلاق دینے کا ثابت ہو چنانچہ سودہ کا واقعہ سنہ ہ میں ہوا جس کی بابت حالات سودہ میں سید صاحب فرماتے ہیں "سودہ کو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم اُن کو طلاق نہ دیدیں اس لئے انہوں نے کہا آپ مجھ کو اپنی زوجیت میں رہنے دیں جو حقوق میری زوجیت کے ہیں وہ میں حضرت عائشہ کو دیتی ہوں" آیت تخییر کی بابت سید صاحب نے کوئی بحث نہیں کی آپ تسلیم کرتے ہیں کہ اس میں حضرت کو ازواج کے طلاق دینے کا اختیار ہی مگر آپ کہتے ہیں کہ "یہہ آیت اس



دینی خبریں

موتیاندی لڑی

اس سلسلہ میں چار ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں۔ دو تو آپ پہلے دیکھ چکے ہونگے۔ یعنے جانا بابا جدوی بیری خاکر بولدے کیوں نہیں۔ اب دو اور شائع ہوئے ہیں یعنے ہوسے تہانے امام جائے پھیتر ستپ۔ یہ شاید آپ نے ابھی نہیں دیکھے ہونگے۔ پنجابی زبان میں ہیں۔ یہ ٹریکٹ خاصکر مس صاحبان اور اُن مسیحی عورات کے واسطے بہت مفید ہیں جو غیر اقوام میں منادی کرتی ہیں۔ یہ اُن کی بہت مدد کر سکتے ہیں۔ ان میں عام اعتراض جو مسیحی مذہب کے خلاف ہوتے ہیں بیان ہیں اُن کے ساتھ ہی ہندو اور محمدی مذہب کا کھنڈن بھی زبان پنجابی عام بول چال پر زبان دانی کے واسطے بھی مفید ہیں۔ دیکھئے اور ضرور دیکھئے اور تقسیم کیجئے۔ لاہور رلیجس بک ڈپو سے مل سکتی ہیں۔

راقم۔ بٹالوی

بٹالہ۔ اگست شروع ہوا اور بٹالہ کی رونق گئی۔ آج کل تو بٹالہ میں جنگ بجن دیکھ رہو مشنری بہائیوں پر جاتا ہے۔ بورڈنگ سکول میں رخصت۔ لڑکے اپنے ماں باپ کے پاس موجیں کر رہے ہیں۔ کوئی مشنری یا لیڈی مشنری باقی نہیں۔ چند دیسی بھائی ہیں۔ اُن کا ہونا نہونا برابر ہے۔ کیا پڑی اور کیا چڑی کا شور رہا۔ اگر اس خراب موسم میں ہماری زندگی باقی رہی۔ تو پھر گوسے موٹھوں سے منور ہو رہیں گے۔ ورنہ مشنری آگر ہمارے بہبے اور بھرتی کر لیں گے۔ گورداسپور میں سلوشین آدمی کے کپتان دلیری سنگھ اور فسین منجملہ بائی انگریز موجود ہیں۔ اور اپنا کام بدستور کرتے ہیں۔ کیا آج کل یہہ کہنا کفر تو نہیں۔ ؎

شباں خفتہ و گرگ در گوسفند

الراقم۔ واعظ

نوشہرہ

تین سال کا عرصہ ہوا کہ یہاں پر باقاعدہ بشارت کا کام شروع کیا گیا۔ اُس وقت سے لیکر برابر اب تک بازار اور ارد گرد کے گاؤں میں خداوند کا کلام سُنایا جاتا ہو سٹیشن پر بھی پشتو۔ اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انگریزی بیبل اور ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہزاروں لوگوں نے مسیحی دین سے کماحقہ واقفیت حاصل کر لی۔ اس عرصہ میں نہ صرف مذکورہ بالا کام ہوا بلکہ اعلیٰ کتابوں کا بھی پشتو زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ علاوہ اس کے خداوند نے اپنے کام کے لئے ایک اور دروازہ بھی کھولا یعنے ڈاکٹر لیں کر صاحب اس علاقہ میں میڈیکل مشن کھولنے کے لئے تشریف لے آئے۔ اور ہماری درخواست کے بموجب ایک شخص شفاخانہ خاص یہاں پر پشاور کے شفاخانہ کے افتتاح سے پیشتر کھولا۔ اور ایک کارکن کو بھی یہاں کے لئے روانہ کیا۔ اُس کے بعد ڈاکٹر خیرالدین کو جو کہ فوجی جناب ہمارے بزرگوار جناب ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ کلارک صاحب کے شاگرد رشید ہیں بھیجا۔ اُنہوں نے اگر شفاخانہ کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور علاوہ اپنے منصبی کام کے حتی المقدور ہر ایک مریض کو خداوند کا کلام سُنایا۔ اور بازار میں منادی اور پرچہ جات کے تقسیم کرنے میں راقم مضمون کے ایک عمدہ مددگار بنے رہے۔

اس مہینہ کی چار تاریخ کو شفاخانہ کے سالانہ جلسے کا انتظام کیا گیا۔ چار بجے ایک بڑا جھنڈا سفید کپڑے کا جس پر دو طرف لال کپڑے کی صلیب بنی ہوئی تھی ایک مسیحی کو دیا گیا۔ اور باجا اور گیت کے بہت سے ہاتھ میں لیکر تمام صدر میں گشت کرتے ہوئے پھرے۔ اور آخر میں بازار کے ایک سرے پر کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل اشخاص نے نصیحتیں کیں۔

اوّل۔ بھائی دیاچند صاحب نے زبان پنجابی میں "دنیا کی بے ثباتی" پر۔

دوم۔ ڈاکٹر خیرالدین صاحب نے اُردو زبان میں "سچی نجات" پر۔

سوم۔ راقم مضمون نے پشتو میں "خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور ابنیت" پر۔

بعدہ صلیبی جھنڈا لئے ہوئے شفاخانہ کیطرف روانہ ہوئے بعد قریب پانچسو ہندو اور محمدی بھی ہمراہ تھے گئے۔ وہاں انگے ساتھ ساز بجا اور طبلہ کے ساتھ خداوند مسیح مصلوب کی تعریف میں گیت گانا شروع کیا کہ اتنے میں ہمارے ڈاکٹر لیں کر صاحب پشاور سے تشریف لائے۔ گیت گانے کے بعد ڈاکٹر خیرالدین صاحب نے شفاخانہ کے سالانہ کام کا ذکر کیا۔ اسکے بعد مسٹر ہنری سٹیفن نے جو کہ پلٹن نمبر ۲۰ سکھ میں فائف میجر ہیں مشن کے کام کا مجملاً ذکر کیا۔ پھر راقم مضمون نے کلام مقدس میں سے ۱ قرنتھیوں کے ۱۳ باب کی چند آیتیں پڑھکر سنائیں اور اُسپر ایک مختصر نصیحت کی۔ سب کے آخر میں ہمارے بزرگوار ڈاکٹر لیں کر صاحب نے افتتاح شفاخانہ کے مقصد اور خداوند مسیح کے اکیلے نجی ہونے اور مسیحی محبت پر ایک پُر تاثیر تقریر کی۔ جسکو حاضرین نے بخوشی سُنا۔ اور غیر قوموں میں سے دو آدمیوں نے اُٹھکر سب کیطرف سے مشن کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ وہ بزرگوار ڈاکٹر لیں کر صاحب کے شفاخانہ کی مدد کرینگے۔ نیز اُنہوں نے عرض کی کہ اُنکے بچوں کے لئے مشن سکول کھولا جائے۔ اسکے بعد تمام ہندو محمدیوں کی میوہ جات۔ مٹھائی

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پونہ اگست ۱۵۔ آج شام کو ۶ بجے ایک جرات افزا امر آغا خاں کے مکان پر ہوا۔ آغا خرم شاہ کو جو آغا خاں کا بھتیجا تھا اور جس کی عمر ۲۰ سال کی تھی ایک نوکر بنام جیوا نے گولی سے مار دیا۔

مارشل بلینکو نے کیوبا کی گورنری سے استعفا دیدیا ہے۔ اس جزیرے کو اہل سپین سے خالی کرنے کے اہتمام سے انکار کیا ہے۔

لندن اگست ۱۰۔ ماہ حال کی ۱۳ تاریخ کو صبح کے ۱۱ بجے منیلا پر گولہ باری شروع ہوئی اور دو گھنٹہ تک رہی لیکن شہر کو کم نقصان ہوا۔ امریکہ کی دس ہزار فوج نے سپین والوں کی تین ہزار فوج کو مورچہ بندیوں میں ریلدیا اور واپس قلعہ کے اندر ہٹا دیا اور سپین کا کمانڈر مقابلہ کی تاب نہ لا کر مطیع ہو گیا۔

یہہ بیان کیا گیا ہے کہ امریکہ والوں کا بہت نقصان ہوا۔

لندن اگست ۱۱۔ جنرل میرٹ نے باغیوں کو منیلا میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔

جس وقت سپین کی فوج پورٹو ریکو اور سیانیز سے روانہ ہوئی اسی وقت وہاں کے باشندوں نے امریکہ کے جھنڈے نصب کر دئے۔ یہہ دیکھکر سپین کی فوج واپس ہوئی اور جھنڈوں کو توڑ ڈالا۔

روس کا ایک نیم سرکاری اخبار لکھتا ہے کہ امریکہ والوں کو جزائر فلپاین کو خود مختار بنانے میں بڑی تکالیف اُٹھانی پڑینگی۔

سینٹ پیٹرز برگ کا اخبار ویڈوموسٹی نامے بیان کرتا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں کے اندر اندر گریٹ برٹن نے تمام جنوبی عرب کو باب المندب سے لیکر خلیج اومن تک اپنی حفاظت میں کر لیا ہے۔ اس خبر کا انکار سرکاری طور پر کیا گیا ہے انگریزی حکمت عملی عرب میں جیبوتی سے وہی چلی آتی ہے کہ گریٹ برٹن محض چند سرحدی قوموں کی جو عدن کے گرد نواح میں بستے ہیں حفاظت کرتا ہے۔

لندن اگست ۱۰۔ کریٹ کے اندرونی اضلاع میں غدر مچا ہوا ہے۔ ۱۵۰۰۰ باغی مسلح پھرتے ہیں اور گشت و خون روز مرہ بڑھتا جاتا ہے۔

الہ آباد اگست ۱۱۔ ایک سال سے زیادہ ہوا ہے کہ افواہ اُڑی تھی کہ کابل میں روسی سفیر موجود ہے۔ اب امیر کو موقع ملا ہے کہ انگریزی ایجنٹ کو مطمئن کرے کہ یہہ خبر بالکل جھوٹ تھی۔

مدراس اگست ۱۱۔ مدراس میں اموات کا تراز و رہو رہا ہے۔ یہاں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔

بمبئی اگست ۱۹۔ ۳۰ واردات اور ۲۲ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے۔

لندن اگست ۱۱۔ اخبار ٹائمس کا منیلا کا کارسپانڈنٹ تار کرتا ہے کہ منیلا کا مطیع ہونا پیشتر ہی سے جنرل آگسیٹی اور امریکہ والوں کے درمیان ٹھہرائی بات تھی اس غرض سے کہ خونریزی نہ ہو۔ مگر بے سمجھی کے باعث لڑائی ایک جانب ہوئی۔ اب منیلا میں اس ہزار سپین والے قید کرلئے گئے ہیں۔

امریکہ میں جزائر فلپاین کو لے لینے کی تائید میں رائے زور پکڑتی جاتی ہے۔

الہ آباد اگست ۱۷۔ بدھ کے تیسرے پہر جنکشن آبکاری کے اوپر زمین پھسلا گئی۔ آبکاری کے اوپر کے مکانات گر گئے۔ انگریز اسسٹنٹ اور کئی قلی دب کر مرگئے۔ اور بھی زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے کیونکہ ابتک زمین پھسلتی معلوم دیتی ہے۔

بمبئی اگست ۱۹۔ ۲۵ واردات اور ۲۱ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے۔

بنگالور اگست ۱۸۔ بنگالور شہر سے آج ۲ تازہ واردات کی رپورٹ ہوئی ہے۔

لندن اگست ۱۹۔ روسی اخبارات نووُو وریمیا نامے نے گریٹ برٹن کی جانب دوستانہ طرز تحریر اختیار کی ہے۔ اخبار نووستی ترغیب دیتا ہے کہ معاملات چین پر بہ حسن پیکن سے انتقال کیا جاوے اور یا لنڈن یا سینٹ پیٹرز برگ میں کیا جاوے۔

رائٹر پیکن سے تار دیتے ہوئے اس رائے کی تائید کرتا ہے کہ معاملات چین آسان تر ہیں۔ گمان غالب ہے کہ معاملات چین کے بارے میں روس اور گریٹ برٹن کے درمیان سینٹ پیٹرز برگ یا لنڈن میں گفتگو ہوگی۔

کوریہ نے جرمن کو ریل کی سڑک کی تعمیر میں رعایت دینے سے انکار کیا ہے اور یہہ ظاہر کیا کہ ہم آپ ہی اپنی ریل کی سڑک کی تعمیر کر سکینگے۔

بمبئی اگست ۲۰۔ ۲۷ واردات اور ۲۲ اموات کی رپورٹ کل بمبئی میں کی گئی ہے۔

لندن اگست ۱۹۔ سپین والے تنازعہ کرتے ہیں کہ منیلا کا مطیع ہونا بے ضابطہ ہے کیونکہ وہ صلح کی تحریر پر دستخط کرنے کے بعد عمل میں آیا ہے۔ امیر البحر سیمپسن کی فلیٹ کیوبا سے روانہ ہو کر نیویارک میں پہنچ گئی ہے اور وہاں کو بڑے تپاک سے مبارکبادی دی گئی ہے۔

لندن اگست ۱۷۔ مشرق کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ منیلا پر حملہ کرتے وقت امریکہ کا نقصان ۱۰ہم مقتول اور ایکسو مجروح ہوا ہے اور سپین والوں کے دو سو

مضامین مفید المبتدین

درمیانی ہونیکی بابت ایک حکایت

ملک سکاٹلینڈ میں بالمورل نامے ایک محل ہے جو ملکہ وکٹوریہ کو بہت مرغوب ہے۔ اور موسم گرما میں وہ اپنی دارالسلطنت کو چھوڑکے تفریح کے لئے وہاں جاکر رہتی ہیں۔

اُس ملک میں جمی نامے ایک چھوٹا لاوارث لڑکا رہتا تھا جس کے دل میں ملکہ مذکورہ کے دیکھنے کی خواہش تھی۔ وہ غریب لڑکا تھا اور اُس کے لئے کوئی فکر کرنے والا نہ تھا۔ جمی نے بہت لوگوں کے منہ سے ملکہ کی مہربانی اور شفقت کی تعریف سُنی تھی کہ وے بڑی دیندار خوش اخلاق اور حلیم ہیں اور اپنے دل میں یہہ خیال کیا کہ اگر میں کسی صورت سے ملکہ سے ملاقات کروں تو وے ضرور مہربانی کرکے مجھ کو کسی مدرسے میں بھیجدینگی جہاں میں لکھنا پڑھنا سیکھکر باآرام اپنی زندگی بسر کر سکونگا۔ بھولے پن کے باعث وہ اِس بات سے آگاہ نہ تھا کہ امیر لوگ کیسی شان و شوکت سے رہتے ہیں اور اُن کے پاس پہنچنا کیسا مشکل ہے۔

ایک دن وہ اپنے رفیقوں سے یہہ کہکر کہ میں ملکہ سے کچھ باتیں کرنے کے لئے جاتا ہوں؛ بالمورل کیطرف روانہ ہوا۔ اُس کے ساتھیوں نے اُس کو ڈانٹا کہ "اے نادان لڑکے ملکہ تیری بات کبھی سنتیں گی اور ایسے میلے کچیلے پھٹے ہوئے کپڑوں سے تو کبھو اُن کے روبرو پہنچ سکیگا ایسی نادانی سے درگذر کر" مگر جمی اپنے ارادے سے باز نہ رہا اور چلتے ہوئے اپنے دل میں کہتا جاتا تھا کہ "میں ملکہ کو ضرور دیکھونگا اور اُن کے آگے اپنا احوال بیان کرونگا" جب وہ محل کے احاطے کے پھاٹک کے قریب پہنچا تو اُسکو کھلا ہوا پایا وہ بھیتر جاتا تھا کہ اُس عرصے میں ایک سپاہی نے اُس کو روکا اور ترش رو ہوکر کہا کہ "اے لڑکے کدھر بھیتر جاتا ہے؟ حکم نہیں ہے تو کیا چاہتا ہے؟" جمی نے اُس سپاہی سے عرض کی کہ "مہربانی کرکے مجھ کو ملکہ کی ملاقات کے لئے بھیتر جانے دیجئے" سپاہی ہنسکر بولا کہ "یہاں سے ہٹ جا کیا تیری مانند چیتھڑے پہنے ہوئے لڑکا اِس خوبصورت محل میں جانے پاویگا؟" اِس جھڑکی سے جمی کا دل نہایت رنجیدہ ہوا اور وہاں سے تھوڑے فاصلہ پر پھاٹک کے بھیتر ایک بڑی سنگی چٹان کو دیکھکر اُس پر جا بیٹھا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اِس اثنا میں ایک لڑکا جو جمی سے کچھ سیانا تھا وہاں آپہنچا اور جمی کو روتے ہوئے دیکھکر اُس کے قریب آیا اور بڑی شفقت کے ساتھ اُس سے پوچھنے لگا کہ "اے لڑکے تجھے کیا ہوا تو کس لئے روتا ہے؟" جمی نے اشکبار آنکھوں سے اُس پر نگاہ کی اور اُس کے چہرے پر رحم و شفقت کی علامت دیکھ کے اُس پر اعتماد کیا اور اپنے دل کی خواہش اُس پر ظاہر کی۔ جب دوسرے لڑکے نے اُس کی ساری کیفیت سُنی تب ہنس کے کہنے لگا "کیا تم صرف ملکہ سے ملاقات ہی کرنے کے خواہشمند ہو؟" جمی نے جواب دیا کہ "ہاں اے صاحب" سن رسیدہ لڑکے نے کہا کہ "بہت اچھا میرے ساتھ چلو میں تم کو بھیتر پہنچا دونگا" جمی نے اُس کی اِس بات پر شک لاکر کہا کہ "پھاٹک کے اوپر ایک سپاہی بندوق لئے کھڑا ہے وہ ہم کو بھیتر جانے نہ دیگا" دوسرے لڑکے نے کہا کہ "نہیں سپاہی مجھ کو نہ روکیگا آؤ ہم تم اِس بات کا امتحان کریں۔ تم صرف میرا ہاتھ پکڑے رہو میں تم کو ضرور اندر پہنچا دونگا کیونکہ وہ مجھ کو اندر داخل ہونے دیگا" اگرچہ جمی کو شک رفع نہ ہوا تاہم وہ بڑے لڑکے پر بھروسے لاکر کے اُس کے ہمراہ پھاٹک کی طرف گیا۔ اِس عرصہ میں وہ سپاہی بھی اُن کے مقابل آیا اور اپنی بندوق چڑھائی اور جمی کو گمان ہوا کہ وہ ہم پر گولی چلاویگا۔ سپاہی نے اُس کی طرف نگاہ بھی نہیں کی بلکہ صرف اُس کے نئے رفیق کے آگے تعظیم کے لحاظ سے بندوق کو پیچھے اُٹھایا یوں احاطے کے اندر پہنچکر جمی اسقدر خوش ہوا کہ کودنے لگا مگر فوراً پھر گھبرا گیا کیونکہ جب محل کے دروازے کے قریب پہنچا اُس نے ایک اور سپاہی کو اسی طور پر بندوق لئے ہوئے دیکھا بعد ازاں اپنے میلے اور چیتھڑے کپڑوں کی طرف دیکھکر اُس نے اپنے رفیق سے کہا کہ "اے بھائی یہہ ہم کو اندر جانے نہ دیگا" دوسرے لڑکے نے کہا کہ "اے جمی خوف مت کرو صرف میرا ہاتھ پکڑے رہو اور مجھ پر یقین لاؤ اور میں تم کو ملکہ کے پاس پہنچا دونگا" تب جمی نے پوچھا کہ "اے صاحب آپ کون ہیں جو مجھ بیکس پر اِس قدر شفقت کرتے ہیں" دوسرے نے جواب دیا کہ "میں شاہزادہ ہوں میں ملکہ کا فرزند ہوں سپاہی میرا کیا کر سکتا ہے" یہہ سُنکر جمی کا سارا خوف جاتا رہا اور وہ بڑی دلیری کے ساتھ دروازے کے بھیتر چلا مگر اپنے دل میں نہایت متعجب تھا کہ یہہ شاہزادہ مجھ میلے کچیلے لڑکے کے ساتھ کیوں چلتا ہے؟ جب وے ایک اور آراستہ کمرے میں پہنچے شاہزادے نے جمی سے کہا کہ "یہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ میں جاکر ملکہ کو تمہاری خواہش ظاہر کرونگا" بعد ازاں جمی ملکہ کے روبرو طلب ہوا اور اُنہوں نے اُس پر بڑی شفقت دکھلائی اور اُس کا احوال سُنکے اُس پر مہربانی کی اور اُس کو ایک اچھے مدرسے میں بھیجنے کا حکم کیا اور اُس کی تعلیم کے لئے عمدہ بندوبست کیا گیا۔

اے مطالع کرنے والو غور کرو کہ جس طرح پاس خوب لڑکے نے میلے کپڑے پہنے ہوئے ملکہ کے حضور میں دخل پایا اور اُس نے شاہزادہ پر اعتماد رکھکے اُسکے ہاتھ کو

ہرگز باپ جیسا جانے کیلا۔ اگر ملکہ معظمہ کا فرزند اُس کو اپنے ہمراہ نہ لے جاتا تو اُس کو کبھی ملاقات نصیب نہ ہوتی لیکن اپنے درمیانی کے سبب سپاہی جو نگہبانی پر تھا اُس کو روک نہ سکا۔ کیا شاہزادے نے اُس کی غریبی اور چیتھڑوں سے نفرت کی اور اُس کو محل سے نکال دیا۔ ہرگز نہیں مگر اُس نے اُس پر مہربانی کی اور شاہزادے کے وسیلے ملکہ نے بھی اُس پر رحم کیا اور اُس کی بہتری کا انتظام کیا۔

اے عزیز و ہم لوگ بھی جمی کی مانند ہیں ہم بھی بادشاہ کے محل یعنے آسمان میں داخل ہوا چاہتے ہیں لیکن روکنے والے بہت ہیں اور بغیر ایک درمیانی کی مدد کے ہم کبھی اُس پاک مقام میں دخل نہ پاویں گے۔ پس کون ہمارے لئے میانجی ہو سکیگا۔ کوئی شخص کیسا ہی راستباز اور دیندار کیوں نہ ہو سب ہی گیری کے قابل نہیں ہے کیونکہ آسمان میں اُس کا کچھ بخرا نہیں ہے۔ خداوند یسوع مسیح اس دنیا میں پیدا ہوا تاکہ ہمارا کامل درمیانی ہووے وہ خدا کا فرزند ہے اور اُس کو آسمان و زمین کا سارا اختیار ہے۔ اور جس طرح جمی نے شاہزادہ کا ہاتھ پکڑنے کے سبب روکنے والے سے خوف نہ کیا اسی طور پر اگر ہم ایمان کے ساتھ مسیح کے ہاتھ کو تھامیں تو ہم سلامتی کے ساتھ خدا کے پاس پہنچیں گے علاوہ ازیں ہمارے دل میلے ہیں اور ہم گناہ کے چیتھڑے پہنے ہوئے ہیں اس لئے آسمان میں دخل پانے کے لائق نہیں ہیں۔ لیکن یسوع مسیح شاہزادے سے بھی زیادہ محبت دکھلائیگا کہ وہ ہم پر سے گناہ کے چیتھڑے اُتار کر راستبازی کا لباس پہنا دیگا تاکہ ہم خدا کے حضور میں جانے کے لائق ہوویں۔ اگر جمی شاہزادے پر بھروسہ نہ رکھتا اور اُس کے ہمراہ نہ چلتا تو وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچتا اسی طور پر ہم کو جو آسمان کی خوشی میں شراکت کیا چاہتے ہیں مناسب ہے کہ یسوع مسیح پر کامل بھروسہ رکھیں اور محبت کے ساتھ اس کے ہمراہ چلتے رہیں ؎

انتقال پُر ملال

ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہیں کہ ہمارے لایق و فاضل ماسٹر غلام قادر صاحب جو بہت عرصہ تک ہمارے مشہور لودیانہ مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر و سیکنڈ ماسٹر رہے اور اب سکول سے پنشن پاتے تھے تاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۹۰ء کو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے آپ ۱۸۶۰ء میں جس زمانہ میں ہمارا مشہور مشن سکول قایم ہوا ملازم ہوئے اور ۲۵ سال تک یعنے ۱۸۹۲ء تک اسی سکول میں اپنی خدمات کو انجام دیتے رہے اور اس دراز ملازمت کے اثنا میں آپ کی وفاداری و جان نثار کوششوں کے نہایت عمدہ نتیجے نکلتے رہے اور آپ مشن کے اعلےٰ درجہ کے خیر خواہ اور نمک حلال ملازم تھے جس کے باعث آپ ہمارے مشہور بزرگ نیوٹن و فورمن و دیگر مشنری صاحبان کے منظور نظر رہے اور شہر لودیانہ کے جو جو لوگ اعلےٰ عہدوں پر مامور ہیں وہ سب آپ کے شاگرد ہیں چونکہ آپ ایک نامور شخص تھے۔ کئی دفعہ آپ کی پیشوائی گورنمنٹ میں ملازمت کی صورت ہونے لگی جس سے گمان غالب تھا کہ آپ آسانی سے عہدہ انجنیری یا دیگر سرکاری عمدہ عہدہ تک پہنچ سکتے تھے مگر آپ نے اپنی نمک حلالی اور وفاداری کو مدنظر رکھ کر مشن کو نہیں چھوڑا اور آپ کی وفادار خدمات کے ہی خیال سے آپ کو اسکول سے پنشن ملی ورنہ آج تک مشن اسکول سے کسی ہندو و مسلمان کی پنشن نہیں ہوئی اور آپ شہر لودیانہ کے اعلےٰ رکنوں میں سے ایک رکن مانے جاتے تھے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کے عزیزوں کو صبر جمیل و تسلی بخشے کیونکہ سب بنی آدم کو یہی شاہراہ درپیش ہے

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

مسیح الدولہ ہیڈ ماسٹر مشن سکول لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی نرخ اور پہنچانے کی شرایط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؎

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... ۱؎
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... ۱؎۸
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... ۱؎۸
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... ۲؎
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...... ۲؎
ضمیمہ ...... ۸؎

لودیانہ

از ابتدائے ماہ لغایت ۲۰ اگست ۱۸۹۰ء

پیدائش ہندو ۰ مسلمان ۰ کل تعداد ۰

اموات ہندو ۰ مسلمان ۱۱ کل تعداد ۰

... نور افشاں ... لودیانہ ... کے اہتمام سے چھپا ؎

